

# میراجی

(1912ء - 1949ء)



میراجی کا اصلی نام محمد ثناء اللہ ڈار تھا۔ وہ ایک کشمیری خاندان میں گوجرانوالہ، پنجاب میں پیدا ہوئے۔ ان کا زیادہ وقت لاہور، دہلی اور ممبئی میں گزرا۔ وہ انتہائی ذہین انسان تھے۔ مطالعے کا انھیں بہت شوق تھا، اس لیے انھوں نے مختلف زبانوں کی شاعری کا مطالعہ کیا، تراجم کیے اور مضامین لکھے۔ وہ لاہور کی ایک مشہور ادبی انجمن 'حلقہ ارباب ذوق' کے بانیوں میں تھے، جس نے بہت سے ذہنوں کو متاثر کیا اور شاعری میں جدید رجحانات کو فروغ دیا۔ انھوں نے اختر الایمان کے ساتھ مل کر رسالہ 'خیال' نکالا جس کے چند ہی شمارے شائع ہو سکے۔ ممبئی میں ہی ان کا انتقال ہوا۔ میراجی کی نظموں کے کئی مجموعے مثلاً 'میراجی کی نظمیں' اور گیتوں کا مجموعہ 'گیت ہی گیت' ان کی زندگی میں شائع ہوئے۔ ایک مجموعہ 'پابند نظمیں' اور انتخاب 'تین رنگ' بعد میں شائع ہوئے۔ بہت بعد میں پاکستان سے 'کلیات میراجی' (مرتبہ جمیل جالبی) اور 'باقیات میراجی' (مرتبہ شہما مجید) شائع ہوئے۔ نثر میں دو کتابیں 'مشرق و مغرب کے نغمے' اور 'اس نظم میں' معروف ہیں۔

جدید تنقید میں بھی میراجی کا نام بہت بلند ہے۔ انھوں نے نظم کا تجزیہ لکھنے کی ایک نئی رسم کو فروغ دیا۔ ہندوستان اور یورپ کے نئے پرانے شاعروں پر بہت اچھے مضامین لکھے۔ میراجی کی بہت سی شاعری میں جنسی خیالات اور تجربات پیش کیے گئے ہیں۔



4914CH20

## سُکھ کی تان

اب سُکھ کی تان سنائی دی  
اک دنیا نئی دکھائی دی  
اب سُکھ نے بدلا بھیس نیا اب دیکھیں گے ہم دیس نیا  
جب دل نے رام دہائی دی  
اک دنیا نئی دکھائی دی  
اس دیس میں سب اُن جانے ہیں اپنے بھی یہاں بیگانے ہیں  
پتیم نے سب سے رہائی دی  
اک دنیا نئی دکھائی دی  
ہر رنگ نیا، ہر بات نئی اب دن بھی نیا اور رات نئی  
اب چین کی راہ سُجھائی دی  
اک دنیا نئی دکھائی دی  
اب اپنا محل بنائیں گے اب اور کے در پہ نہ جائیں گے  
اک گھر کی راہ سُجھائی دی  
اک دنیا نئی دکھائی دی

میراجی

## مشق

### لفظ و معنی

|               |   |                                |
|---------------|---|--------------------------------|
| تان           | : | سُریلی آواز                    |
| رام دہائی     | : | اللہ کی پناہ                   |
| پتیم          | : | محبوب، شوہر                    |
| در پہ نہ جانا | : | کسی اور کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا |

### غور کرنے کی بات

- اس نظم میں ایک سیدھی سادی، ہندوستانی لڑکی کے جذبات و احساسات کی ترجمانی کی گئی ہے۔ جو ایک نئی زندگی کے ارمان لیے ہوئے ہے جس میں وہ اپنا نیا گھر بسانے کا خواب دیکھتی ہے اور گنگناتی ہے۔
- یہ گیت سادہ زبان میں لکھا گیا ہے جو پُر تاثیر بھی ہے۔

### سوالوں کے جواب لکھیے

1. اس گیت میں لڑکی کس نئی دنیا میں قدم رکھ رہی ہے؟
2. 'اب سکھ نے بدلا بھیس نیا' سے کیا مراد ہے؟
3. 'اپنا محل بنانا اور دوسرے کے در پہ نہ جانا' کے کیا معنی ہیں؟

## عملی کام

- اس گیت کو بلند آواز سے پڑھیے۔
- اس گیت کے پہلے بند کو خوش خط لکھیے اور اس کا مطلب بھی لکھیے۔
- گیت کو زبانی یاد کیجیے۔